نزاعی اُمور میں فیصلہ سازی

قرآن تین اصولی ہدایات دیتا ہے: اوّل یہ کہ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ، ''اگر تم علم نہیں رکھتے تو اہل الذکر سے پوچھ لو' (النحل، رکوع ۶، الانبیاء، رکوع ۱)۔ اس آیت میں 'اہل الذکر' کا لفظ بہت معنی خیز ہے۔ 'ذکر' کا لفظ قرآن کی اصطلاح میں مخصوص طور پر اُس سبق کے لیے استعمال ہوا ہے جو اللہ اور اس کے رسولؐ نے کسی اُمت کو دیا ہو، اور 'اہل الذکر' صرف وہ لوگ ہیں، جنھیں یہ سبق یاد ہو۔ اس لفظ سے محض علم (knowledge) مراد نہیں لیا جاسکتا، بلکہ اس کا اطلاق لازماً علمِ کتاب و سنت ہی پر ہوسکتا ہے۔ لہٰذا، یہ آیت فیصلہ کرتی ہے کہ معاشرے میں مرجعیت کا مقام اُن لوگوں کو حاصل ہونا چاہیے، جو کتابِ الٰہی کا علم رکھتے ہوں اور اُس طریقے سے باخبر ہوں جس پر چلنے کی تعلیم اللہ کے رسولؐ نے دی ہے۔

دوم یہ کہ وَاِذَا جَاۗءَھُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۭ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْھُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْھُمْ ۭ [النساء ۴:۸۳] ''اور جب کبھی امن یا خوف سے تعلق رکھنے والا کوئی اہم معاملہ ان کو پیش آتا ہے تو وہ اس کو پھیلا دیتے ہیں، حالاں کہ اگر وہ اس کو رسولؐ تک اور اپنے اُولی الامر تک پہنچاتے تو اس کی کنہ جان لیتے، وہ لوگ جو ان کے درمیان اس کی کنہ نکال لینے کی صلاحیت رکھتے ہیں''۔ اس سے معلوم ہوا کہ معاشرے کو پیش آنے والے اہم معاملات میں، خواہ وہ امن کی حالت سے تعلق رکھتے ہوں یا جنگ کی حالت سے، غیر اندیش ناک نوعیت کے ہوں یا اندیش ناک نوعیت کے، ان میں صرف وہی لوگ مرجع ہوسکتے ہیں جو مسلمانوں کے درمیان اُولی الامر ہوں، یعنی جن پر اجتماعی معاملات کو چلانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہو، اور جو 'استنباط' کی صلاحیت رکھتے ہوں، اور کتاب اللہ وطریقِ رسولؐ اللہ سے بھی دریافت کرسکتے ہوں کہ اس طرح کی صورتِ حال میں کیا کرنا چاہیے۔ یہ آیت اجتماعی مہمات اور معاشرے کے لیے عام اہل الذکر کے بجاے ان لوگوں کو مرجع قرار دیتی ہے جو اُولی الامر ہوں۔

سوم یہ کہ اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ (الشوریٰ ۴۲:۳۸)، ''ان کا کام آپس کے مشورے سے ہوتا ہے''۔ یہ آیت بتاتی ہے کہ مسلمانوں کے اجتماعی معاملات کا آخری فیصلہ کس طرح ہونا چاہیے۔

ان تین اصولوں کی عملی صورت یہ سامنے آتی ہے کہ لوگوں کو اپنی زندگی میں عموماً جو مسائل پیش آئیں ان میں وہ 'اہل الذکر' سے رجوع کریں۔ رہے مملکت اور معاشرے کے لیے اہمیت رکھنے والے مسائل، تو وہ اُولی الامر کے سامنے لائے جائیں، اور وہ باہمی مشاورت سے یہ تحقیق کرنے کی کوشش کریں کہ کتاب اللہ اور سنتِ رسولؐ اللہ کی رُو سے کیا چیز زیادہ سے زیادہ قرینِ حق وصواب ہے۔ ('رسائل و مسائل'، سیّدابوالاعلیٰ مودودی، ماہنامہ ترجمان القرآن، جلد ۵۰، عدد ۱، رجب ۱۳۷۷ھ/ اپریل ۱۹۵۸ء، ص ۴۴-۴۵)